نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول ۱۲ر | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے | قیمت سالیانہ سو سطہ ۱۲ر

نمبر ۲۷- جلد ۱ | لودیانہ ۴- ستمبر سنہ ۱۸۷۳ء | قیمت ۳ پائی

اطلاع

مقام اجمیر و الہ آباد سے ایک دو صاحبان نے خطوط براہ درج کرنے نور افشاں کے بھیجے ہیں بباعث عدم گنجایش کے ہم معذور ہیں آیندہ پرچوں میں بشرط گنجایش درج کئے جاینگے +

روسی مالک ریگستان اور میدان سنٹرل ایشیا کے

چند روز ہوئے کہ اِس اخبار میں بیان ہوا تھا کہ روسی خیوا پر حملہ آور ہوئے اور خان خیوا کو شکست دیکر اُس پر قابض ہو گئے اُسکا مفصل بیان ہمکو معلوم نہیں تھا لیکن اب سپہسالار لشکر روس نے اپنے گورنمنٹ میں جو رپورٹ بھیجی اور مرض طبع میں آئی اُسکا تمام حال واضح ہو گیا اُسکا مختصر بیان یہہ ہے + ناظرین اخبار کو معلوم ہوگا کہ شہر خیوا دریائے اکسش کے بائیں کنارہ پر واقع ہے اور چاروں طرف اُسکے ریگستان ہے قدیم سے یہہ شہر حملہ غنیم سے محفوظ رہا ہے- کسی بادشاہ نے آج تک جرأت نہیں کی کہ اِس شہر پر فوج کشی کرے اور حملہ آور ہووے اور اُسکا راستہ ایسا دشوار گذار ہے کہ اُس شہر تک پہنچنا محال شمار کیا گیا ہے یہی خاص سبب ہے کہ جسکے سبب سے خان خیوا نے چند اشخاص رعایا روس کو قید کر لیا- اور مجرمان سرکار روس کو پناہ دی افسران روس ہر چند اُن قیدیان کی رہائی اور مجرمان کی حوالگی کی نسبت خان خیوا سے خواستگار ہوئے- لیکن اُسنے اِنکار کیا آخر الامر سلطنت روس نے جنگ پکڑ کر بہت بلندہمی اور اپریل سنہ ۷۳ء میں اُسپر حملہ کرنیکی تدبیر کی- روسی فوج کے سپہسالار کا نام جنرل کافمین ہے یہہ جنرل بڑا دلیر اور آزمودہ کار ہے اسنے اپنی فوج چار حصہ میں تقسیم کی ایک حصہ کو ترکستان میں رکھا- جو کہ خیوا کے پورب شمال کی جانب ہے دوسرے حصہ کو کاکش پہاڑ پر اور تیسرے کو اورن برگ میں جو کہ دریائے ارل کے نزدیک ہے اور چوتھے حصہ کو کیسپئن دریا کے جنوب کے جانب رکھا +

اِس انتظام سے گویا خیوا کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور چاروں طرف سے فوج نے خیوا پر حملہ کیا صرف ایک حصہ اُن میں سے ناکامیاب رہا جو کہ دریائے کیسپین کے جنوب میں تھا- یہہ حصہ فوج کا کرنیل مارکوزون کے ماتحت تھا اور بہت مشقت اور تکلیف اُٹھا کر اور آدھا سفر خیوا کی طرف کرکے بسبب قلت آب اور شدت دھوپ اور گرمی کے واپس آیا +

اِس حصہ فوج کے سفر کا بیان یوں ہے کہ اُسکا تمام سفر ریگستان میں تھا یہہ فوج شہر قراس نوڈسک سے جو کہ کیسپین کے جنوب میں ہے (انگلہ شہر چکش لار تک تا بسانی پہنچ گئے وہاں سے روانہ ہو کر ۲۰- اپریل کو ایک گانوں میں پہنچے جسکا نام الگاری ہے- جہاں پانی بہت تھا مابین اِس جگہہ اور خیوا کے ایک بڑا ریگستان ہے اور چھ روز کا سفر ہے اِس سفر کے لئے کرنیل مارکوزون صاحب نے بہت عمدہ اِنتظام کیا اور اِس جگہہ سے قریب سومن پختہ کے پانی اونٹوں پر لادلیا اور یہہ اُمید کی کہ یہہ پانی سفر کے لئے کافی ہے- ہر ایک آدمی کے لئے روزمرہ تین بوتل پانی مقرر کیا البتہ ہر ایک آدمی کو یہہ بھی اجازت رہی کہ اپنے خرچ کے واسطے پانی لیجاوے اگر اِس سے زیادہ ضرورت ہووے اور کوچ کا اِنتظام یوں تھا کہ روز دو دفعہ کوچ ہوتا تھا پہلا صبح سے لیکر دس بجے تک دوسرا چار بجے سے لیکر شام تک دو کوچ کے بعد ریت کا پہاڑ نظر آیا جس سے گذرنا نہایت مشکل ہوا اور روز بروز گرمی زیادہ ہونے لگی پہلے کوچ میں بہت سے اونٹ اور گھوڑے مر گئے اور تیسرے کوچ میں یہہ معلوم ہوا کہ شدت گرمی سے تیسرا حصہ پانی سوکھ گیا ہر ایک کو نہایت تکلیف رہی ترکمان راہبر جو کہ فوج کے ساتھ گئے تھے اُنہوں نے یہہ صلاح دی کہ راستہ کے دہنے ہاتھ میں ایک شہر ہے جسکا نام بالا ایشن ہے بہتر ہے کہ وہاں جا کر آرام کریں لیکن جنرل صاحب نے یہہ صلاح منظور نہ کی بلکہ آگے کوچ کرنیکا حکم دیا +

۲۹- تاریخ کو اپریل کے گرمی اِس شدت سے پڑی کہ تھرما میٹر پھٹ گیا تو بھی جنرل صاحب نے کوچ بند نہیں کیا بلکہ دوسرے روز آگے جانیکے لئے کوشش کی پانی کی قلت اور گرمی کی شدت اِسقدر ہوئی کہ ہزاروں آدمی مر گئے اونٹ وغیرہ باربرداری کے جانوروں میں طاقت رفتار نہ رہی بسبب اسکے ساری فوج وہاں ٹھہر گئی اور بالا ایشن سے جو کہ تھوڑے فاصلہ پر تھا پانی منگایا +

جنرل صاحب نے وہ پانی اپنے ہاتھ سے تقسیم کیا لیکن چونکہ پانی میلا اور گرم تھا اور نیز تھوڑا کچھ فایدہ نہ ہوا اور پیاس دور نہ ہوئی سیکڑوں آدمی اور جانور مرگئے آخرش لاچار اور نا اُمید ہوکر جرنیل مارکوزوف صاحب باقی فوج کو لیکر الگڑی میں واپس آگئے وہاں سے روانہ ہوکر ۲۴ مئی کو کیسپین میں جہاں سے روانہ ہوئے تھے واپس پہنچ گئے۔ اس فوج کا سفر چھ ہفتہ کا تھا اور اس سفر میں نہایت تکلیف اُنکے لاحق حال ہوئی جیسا کہ سکندر اعظم اور اُسکے یونانیوں کو مقران کے ریگستان میں مصیبت پیش آئی تھی *

ترکستان کی فوج کو بھی بہت تکلیف ہوئی لیکن یہہ آخرش سفر میں کامیاب ہوئی یہہ فوج جنرل کافمین کے جو کہ تمام فوج کے سپہ سالار تھے ماتحت تھی۔ اُنہوں نے ترکستان سے نکل کر جنوب کی طرف کزل کم کے ریگستان سے سفر کیا لیکن اسواسطے کہ اُنکو بخارا سے مدد ملتی رہی اول ہی اول اُنکو کچھ تکلیف ہوئی کزل کم کے ریگستان سے گذر کر خلات کے ملک سے کوچ کیا اُسکے اندر ایک ریگستان ستر میل کا ہے جسکا سفر اُنہوں نے بڑی تدبیر کے ساتھ کیا اُنہوں نے پہلے معلوم کرلیا کہ اس ریگستان میں کہاں کہاں پانی کا چشمہ ہے اور اسواسطے کہ اُس چشمہ کا پانی فوج کے لئے کافی نہ تھا بیشتر آدمی بھیجکر ہر ایک چشمہ کے گرد و نواح میں کنوا کھدوا لیا اور جب کنوئے طیار ہوگئے تب اُنہوں نے سفر کیا اور جیسا کہ جرنیل مارکوزوف صاحب کی فوج کو تکلیف ہوئی اُنکو نہ ہوئی لیکن تاہم سفر کی تکلیف آندھی اور گرمی کے باعث نہایت تھی اور بہت سے جانور مرگئے اور سب سے پچھلے دن بعض بعض سپاہی لوگ بھی ہمت ہار کر مرگئے آخرش اکسس دریا پر پہنچ گئے اور تمام فوج اور جانوروں کو اس قدر خوشی ہوئی کہ بیان نہیں ہوسکتا کیونکہ وہاں اُنکو پانی پینے کے لئے بہتایت اور کثرت سے ملا اور اُنکی پیاس بجھ گئی جنرل صاحب بیان کرتے ہیں کہ فوج کو پانی دیکھ کر ایسی خوشی حاصل ہوئی جیسا کہ مشہور سپہ سالار زینوفن اور اُسکی دس ہزار یونانی فوج کو اُسوقت ہوئی تھی جبکہ اُنہوں نے ریگستان سے نکلکر پہلے پہل گیگن سمندر کو دیکھا تھا *

تمام فوج نے اس تکلیف کے بعد اس خوشی کے حاصل ہونیکا شکریہ خدا کی درگاہ میں ادا کیا خوشی اور خدا کی تعریف کے گیت گائے اکسس دریا پر پہنچکر جنرل کافمین اُسکے دہنے کنارہ کنارہ کوچ کرتے رہے تاوقتیکہ شہر شوراکن میں جا پہنچے اور وہاں دریا سے عبور کرکے دوسرے دو حصہ فوج کے ساتھ جا ملے۔ جنرل صاحب نے اپنی رپورٹ میں تمام افسروں کی تعریف لکھی ہے خصوصاً بادشاہی خاندان کے ڈیوک نکولس اور پرنس یوجین میکسی ملئین کی ان دونوں شاہزادوں کی نسبت یوں لکھا ہے کہ اُنہوں نے تکلیف سفر کے سپاہیوں کے ساتھ برابر اُٹھائی *

تیسرا حصہ فوج کا کرنیل لیماکاین کے ماتحت تھا یہہ حصہ فوج کا کاسپین پہاڑ سے نکلکر آسانی دریائے اکسس کے کنارہ پر پہنچگیا اور یہاں اورنبرگ کی فوج کے ساتھ جا ملا جو کہ بغیر کسیقدر تکلیف اور سختی کے کون گرات روسی شہر کے اندر سے نکلکر اکسس کے بائیں کنارہ پر پہنچ گئے تھے یہہ دونوں فوجیں ملکر اکسس دریا کے بائیں طرف کنارہ کنارہ کوچ کرتی رہیں جب تھوڑی دور جانیکا اتفاق ہوا تو خان خیوا کی فوج کے ساتھ شہر خودیلے کے ساتھ مقابلہ ہوا اس فوج نے پہلے روز قرآن اُٹھاکر قسم بیان کیا تھا کہ ہم تادم حیات روسیوں کا مقابلہ کرینگے اور جب تک دم میں دم ہے منہہ نہ موڑینگے لیکن جب روسیوں کی فوج دیکھی اور توپ کی آواز سُنی تو وہ ڈر کر بھاگ گئے خوداطلے کے رئیسوں نے شہر کا دروازہ کھولدیا اور روسیوں سے امان مانگی اس شہر کے نزدیک ایک اور شہر تھا جسکے سردار کا نام لکین بیگ تھا یہہ سردار بھی روسیوں کی پناہ میں آیا اور اُسنے اُنکی مدد کے لئے دو ہزار ذخیرہ دیا اب روسی فتحیاب ہوکے اگلی طرف کوچ کرتے رہے تابعد کہ شہر منگت میں پہنچے اُسجگہ میں تین ہزار ترکمان فوج خان خیوا کے اُنپر دو دو دفعہ حملہ آور ہوئے اس حملہ میں سو سپاہی روسیوں کے مقتول ہوئے شہر کیپائی میں جو خیوا سے تین کوچ کے فاصلہ پر ہے اور جنرل اور کاکفمینی فوج نے قیام کیا اس شہر کے لوگ اُنکو دیکھ کر خیوا کی طرف بھاگ گئے۔ خان خیوا اُنکے ساتھ نہایت بیرحمی سے پیش آیا اُنکو گرفتار کرکے قتل کرادیا کیونکہ اُنہوں نے روسیوں کا کیوں مقابلہ نہ کیا اُسکے بعد گورگن میں جو کہ ایک کوچ کے فاصلہ پر تھا خان خیوا نے اپنے بھائی کو روسیوں کے مقابلہ کے واسطے بھیجدیا لیکن یہہ بھی ڈر کے مارے بھاگ گیا اور اُسکی بہت سی فوج اور اُمراء نے غلاموں نے روسیوں سے پناہ لی۔ اس جگہہ پر جنرل کافمین سپہ سالار فوج کا کنفیتی اور نبرگ کی فوج کے ساتھ آملا۔ اور ساری خبر لڑائی کی اپنے بادشاہ کے حضور میں بذریعہ تار برقی کے بھیجدی اور یوں لکھا کہ۔ اورنبرگ کاکشتی اور ترکستان کی فوج نے بہت سی تکلیف اور مصیبت کے ایک ہزار ورسٹ ۱۰۰۰ ورسٹ کا سفر طے کیا اور کمال دلیری اور مردانگی دشمنوں کے ساتھ لڑائی کی اور خینت کی دار السلطنت یعنی خیوا پر ۱۰ جون کو قبضہ کرلیا ترکمان اور خیوا کی فوج جو کہ شہر سے اُنکے مقابلہ پر نکلی تھی بھاگ گئی ۱۰ جون کو جو کہ پیٹر اعظم کی سالگرہ کا دن تھا تمام فوج مل کر نماز میں شامل ہوئی خدا کا شکریہ ادا کیا کہ اگلے زمانہ شہنشاہ دوم کو دشمنوں پر فتح بخشی پیٹر اعظم اور کشتگان جنگ خیوا کے لئے خدا سے دعا مانگی اُسکے بعد خان خیوا نے بھی ہم سے استدعا معافی کی کی اور پناہ کا خواستگار ہوا۔ لیکن پیشتر جواب پہنچنے کے وہ خوف کے مارے شہر سے بھاگ گیا وہ اب ترکمان لوگوں کے درمیان چھپا ہوا ہے ہماری فوج اب نہایت خوش اور تندرست ہے باقی لڑائی کا بیان ہمکو تار برقی کی خبر سے ملگیا چند روز بعد اس رپورٹ بھیجنے کے خان خیوا جنرل کافمین صاحب کے پاس بذاتہ تشریف لائے اور معافی حاصل کرکے شہنشاہ روس کی اطاعت میں آگئے اور اُنہوں نے اپنے تمام ممالک کو ملک مفتوحہ سرکار روس میں شامل کردیا اور یہہ شرائط مقرر ہوئی ہیں



کرخیوا کے ملک کا وہ حصہ جو آکسش کے دہنے طرف ہے امیر بخارا کو ہوکر سلطنت روس کے ماتحت ہے دیدیا جاوے اور نیز تین کروڑ روپیہ جو لڑائی پر صرف ہوا سلطنت روس کو ادا کیا جاوے اور شہر شہراکن اور کون گراڈ جو دریائے آکسش پر واقع ہے روس کے قبضہ میں رہیں جن میں کچھ فوج اور توپخانہ روس کا موجود رہیگا۔ اِس تمام بیان سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ روسیوں کا انتظام جنگی کیسا کامل ہے اُنہوں نے بڑی ہمت اور مردانگی سے اُن ریگستانوں کو فتح کیا جنکا فتح کرنا تمام ایشیا اور ہندوستان کے سامنے بڑا مشکل تھا اور جسکا راستہ نہایت دشوار گذار تھا کیسی آسانی سے خیوا کو اُنہوں نے اپنے قبضہ میں کرلیا اور کیسی فتح حاصل کی اِس مہم اعظم کے مقابلہ پر الجات کی لڑائی نہایت ہی حقیر معلوم ہوتی ہے کیسی دلیری اور صبر کے ساتھ روسی فوج نے ریگستان کی تکلیف اُٹھائی اور پیاس کی برداشت کی من بعد اِس تمام صعوبت کے آخرش کامیاب ہوئی اب روسی سنٹرل ایشیا کے بالکل مالک ہیں تعجب نہیں کہ چند روز میں جو ایک ریل جاری کریں اور اپنی فوج کو کابل تک پہنچا دیں مشہد اور مرو ہرات کو اور کرم سلا گویا اب اُنکے ہاتھ میں ہے جو وقت چاہیں اُن پر قبضہ کرلے سکتے ہیں اب صرف کابل ہندوستان اور روس کے ملک میں حائل ہے مناسب یہہ ہے کہ ہندوستان کی خیرخواہی کے لئے کابل کے ساتھ رشتہ اتحاد و ارتباط سرکار انگریزی کا قایم رہے اور نہایت زیرکی کے ساتھ اُسکے ولیعہد کا انتظام کریں خواہ ایران الگ رہے +

خط

مکرم محسن بندہ جناب مہتمم اخبار نورافشاں سلامت تسلیم نیاز کے بعد گذارش کرتا ہوں کہ جو یہہ چند سطریں ارسال خدمت کرتا ہوں بشرط پسند اپنے اخبار پر بہار میں درج فرمائیے۔ اخبار کوہ نور کے وقایع نگار ۱۰ اگست ۱۸۷۳ء صفحہ ۵۳۲ میں ایک مضمون دربارہ یتیم و لاوارث اطفال کے اِس مضمون سے مندرج ہے کہ سرکار کی یہہ غفلت ہے کہ اطفال لاوارث مسیحی شخصوں کو پرورش اور تعلیم کے لئے سپرد کرتے ہیں۔ صاحب وقایع نگار اِس امر سے ناواقف ہیں کہ بادشاہ وقت کے اور رعیت کے درمیان کیا علاقہ ہے جاننا چاہئے کہ اطفال لاوارث و یتیم ہمارے ملک قلمرو سرکار انگریزی کے ماتحت ہیں اُنکے والدین کے مرجانے وو در صورت نہونے کسی وارث کے سرکار کو اُنکا قایمقام والدین کا حق ہوجاتا ہے اور یہہ بھی صرف ایک عین عرف کی ہے اِس لئے اُسکے والدین کو فرض ہے کہ اپنے لڑکوں کو ایک شایستہ اور حق پرست کی تعلیم کے لئے پرورش کرنیکو سپرد کردے کہ جسکو وہ اپنی نیک نیتی سے بہتر جانتا ہو نہ ایسے لوگوں کے کہ اپنے ہی لڑکے نہ سکھا سکتے نہ بہتر طور سے پرورش کر سکتے ہیں یا کسی کے غلام بنانیکو اور کسی طرح کے لوگ جنکا حال معلوم ہزاروں ہندوستانی لوگ جو شایستہ ہیں نفرت کرتے ہیں گرشن مسیحی کے پرورش یافتہ لڑکوں کے کھانے پہرنے پر کوئی بھی رشک نہیں کریگا مگر وہ کہ جنکے دل کے خزانہ میں پاک چیزیں نہیں ہیں۔ وقایع نگار صاحب کو لازم ہے کہ اول ملک اور مذہب کا حق ثابت کرے بعد اُسکے کوئی اعتراض کرنا لازم ہوگا +

اور چند وقایع نگار صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ یتیم لاوارث لڑکے اُس مذہب سے علیحدہ کر دیئے جاتے ہیں جسمیں اُنکے والدین نے سچے عقیدہ کے ساتھ اپنی زندگی پوری کی تھی یہہ گفتگو صرف تمام لوگوں کی مانند ہے کہ وہ لوز کے وقایع نگار ایسی گفتگو پیش لاتے ہیں کیونکہ ہر ایک عقیدہ مختلف ہیں سب کے سب سچے نہیں ہو سکتے ایک کہتا ہے دن دوسرا رات یہہ نہیں ہوسکتا کہ دونوں راست پر ہیں +

سوائے اِسکے وقایع نگار گورنمنٹ کو صلاح زمانے کے فرماتے ہیں کہ جو زمین ملکیت ہندوستانی عیسائیوں کو ملی ہے ضبط کرکے ہندو مسلمانوں کے مخلصوں کے سپرد ہو جاوے جسکو وہ یتیم خانہ بنادیں سرکار کو اپنی زمین ملکیت کا اختیار ہے مگر مسلمانوں کے لئے صاحب موصوف کیوں نہیں کہتے کہ اُنکی بھی جاگیریں ضبط کرکے ہندوں کو دلادیوے کیونکہ مسلمانوں کا کیا حق ہے تاہم سرکار اپنے مذہب سے شرمندہ ہے کہ ہندوں کو مسلمانوں کو مذہبی کام کے لئے ہر طرح کی مدد ملتی ہے خود کی جا ہے کہ جس حالت میں ہر طرح کے مذہب والے سرکار سے مدد پاتے ہیں تو کیا ایک خیرخواہ اور معتبر قوم کے لوگوں کو مدد نہ دیوے ہمیں یقین ہے کہ اگر ہندوں کی جماعت جمع کرکے دریافت کرو تو ہزاروں ہندو گواہی دینگے کہ بہ نسبت مسلمانوں کے ہم عیسائیوں کا زیادہ بھروسا اور ہمارے دل میں محبت ہے اور جو کوئی خفیف میں اُنکی باتوں پر ہندو لوگ ہرگز خیال نہیں کرینگے +

اب میرا منشا خاص اِس بیان سے یہہ ہے کہ ہمارے ملک کے لوگوں کا دستور ہے کہ صلاح بہت کر سکتے ہیں اور بہت طول طول مضمون بھی لکھ سکتے ہیں گو چندہ دینا کسقدر مشکل ہے سو وہ بھی کر سکتے ہیں مگر شنبہ تک قایم رہنا اور عمل کرنا اور یتیم خانہ کے لئے لایق آدمی کا ملنا یہہ نہایت مشکل ہے جیسے کہ پادری لوگ اپنی جانیں جھونکتے ہیں اُنکے دکھ میں دکھی اور غم میں غمگین اُنکے والدین بھی نہیں کر سکتے تھے حقیقت میں بچوں کا پرورش کرنا نہایت مشکل کام ہے ایسے لوگ بے جا محبت والے کہاں سے تلاش کئے جاوینگے اِسلئے پہلے سید صاحب کو چاہئے کہ ہر نیک کام کے لئے نیک آدمی کام کے لایق تلاش کرلیویں کہ جنکے علم میں نہیں بلکہ عمل میں نیکی جلوہ گر ہو بعد اِسکے سب کام خود بخود انجام پا دینگے اور نیز وقایع نگار صاحب کو لازم ہے کہ جو اپنے ملک کے غریبوں کے ہمدرد ہیں تو اِس معاملہ میں کچھ تحریر کریں کہ ہندوستانی لوگوں کے پاس ہزاروں غلام کنیزک اب تک موجود ہیں اور کنیزکوں سے جس طرح کہ ہندوستانی پیش آتے ہیں کہ جیسی کہ اُنکی عزت ہے وہ تو معلوم ہوگا لہذا اِسمیں کسی طرح کی گذارش انجمنوں سے اور سرکار سے کیا دے تاکہ یہہ غریب جو ہمارے

ہو وطن میں کیسی ایک بلا میں پڑکر اپنے کو خاک میں ملا رکھا ہو گر جو صاحب موصوف صرف مذہب اور ملک کے قدیمی تاریکی کے طرفدار ہیں اور شائستگی کی طرف کچھ خیال نہیں کرتے ایسے خیال والوں سے ہمیں اُمید نہیں کہ ہمارے ملک کے لئے کچھ خیرت مند ہیں ورنہ بس +

اخبارات مُلکی و ولائیتی

تصحیح۔ نورافشاں نمبرہ ۲ مطبوعہ ۱۲ اگست ۱۸۸۳ء میں جو درباب عدم تجویز مکان ذبح خانہ و تقرری انسپکٹر کے طبع ہوا تھا اب اُس بیان میونسپل کمیٹی نے نقل رپورٹ سب کمیٹی مورخہ ۱۰ اگست ۱۸۸۳ء موعکم صاحب پریزیڈنٹ ہمارے پاس بدیں غرض درج کرنے نورافشاں کے بھیجی ہو جسکا خلاصہ یہہ ہو کہ ایک مکان بکرایہ ہفت روپیہ ماہوار بعد ملاحظہ جناب ڈاکٹر صاحب کے تجویز ہو چکا ہو گر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے دو قطعہ چٹھیات واسطے منظوری کے بھیجی ہیں تا وقتیکہ بلور بائے لاگورنمنٹ سے منظور ہو کر حکم نہ آوے تمام تو قت انتظام ذبح خانہ و تقرری انسپکٹر وغیرہ بیفایدہ ہو اس لئے کہ خلاف ورزی میں فی الحال سزا دینا جایز نہیں اس سے ثابت ہوتا ہو کہ ممبران کمیٹی اس امر میں تو اپنا فرض ادا کر چکے ہیں لہذا ہم اسکو درج اخبار کرتے ہیں +

بمبئی۔ پروفیسر ریل صاحب کے نمونے پر بمبئی کے طلبا اور تعلیم یافتگان کے لئے ڈاکٹر ولسن صاحب متعلقہ فری چرچ مشن نے کئے ایک لکچر سنائے اُن میں سے ایک میں بیل کی دعاؤں کا وید اور اولستہ کی دعاؤں سے مقابلہ کیا +

آگرہ۔ سُنتے ہیں کہ آگرہ میں چالیس گھنٹہ تک برابر بارش ہونیکے سبب سے ایک سخت طوفان ہوا جس سے بہت سا نقصان ہوا افواہ ہو کہ خاص شہر میں تین چار ہزار مکانات گر گئے تاج محل کے صحن کی بیرونی دیوار کا زیادہ نقصان ہوا مصیبت زدوں کی مدد کے لئے کچھ بندوبست کیا جائیگا +

سریا مشن ڈاکٹر جیپ صاحب رپورٹ کرتے ہیں کہ سال گذشتہ میں ۹ ہزار آدمی بیروٹ واقع سریا میں عیسائی ہوئے سالہائے گذشتہ میں کبھی اتنے آدمی کلیسا میں شامل نہیں ہوئے اوسط حاضرین گرجا کے ۵۰۰ سے ۸۰۰ تک اور سبت اسکول کی ۳۰۰ سے ۴۰۰ تک ہی مذکور صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ یقیناً روشنی اس مُلک میں پھیلتی جاتی ہو +

لکھنو جب گرجہ میں عبادت ختم ہوئی دس آدمی نئی ممبر کلیسیا میں امتحاناً شامل ہوئے اس سے اُمید ترقی ہو اور یہہ ایک ثبوت اُس خیرخواہی کا ہو جس سے کلیسیا کا یہہ حصہ اپنی وفاداری سے کام کر رہا ہو کاش کہ انجیل کی سادہ منادی اور فضل کے وسیلوں کے اختیار کرنے سے بہتیرے دین عیسوی کو قبول کرینگے اور اس خطا کار شہر کے باشندوں کو راہ راست پر لانیکے لئے مدد کرینگے + لزو گمنس

ہیضہ۔ اخبارات سے مترشح ہوتا ہو کہ رائے بریلی میں ہیضہ سخت پھیل رہا ہو فی روز میں یا اُس سے بھی زیادہ ہلاک ہوتے ہیں خدا کرے کہ جلد یہہ بلا دفع ہووے کہتے ہیں کہ وہاں کے سول سرجن آپنے فرایض کے ادا کرنے میں نہایت ہی معروف ہیں +

وفات۔ ایک ہفتہ کے عرصہ میں دو مشہور ممبر عدالت کے یعنے مسٹر انٹی صاحب مقیم بمبئی اور مسٹر جارڈین صاحب جج ہائی کورٹ الہ آباد کے اس جہان فانی سے کوچ کر گئے مسٹر انٹی صاحب اپنی پیشی میں اسٹیل خانی تھا یعنے اُنکا ہاتھ سب کے برخلاف اور سب کا ہاتھ اُنکے برخلاف تھا اور مسٹر جارڈین صاحب نے جہاں عالی عہدہ شروع جوانی یعنے ۳۰ سال کی عمر میں حاصل کیا شنبہ کے روز صاحب موصوف ایک ضیافت میں شامل ہوا اور یکشنبہ کی صبح کو مزرا پور میں انتقال کیا +

کلکو۔ کارسپانڈنٹ پبلک اوپینین مقام کلکو سے راجہ بریتم سنگ مرحوم کی ایک عجیب نقل بیان کرتا ہو جو درج ذیل کیجاتی ہو معلوم دیتا ہو کہ راجہ صاحب کے پاس بہت سی مُہریں تھیں جنکی بابت اُنکے سر میں یہہ خیال پیدا ہوا کہ بہتر ہوگا کہ یہہ مُہریں سُکھائی جاویں پس اُنکو بہت ہوشیاری سے وزن کرکے دھوپ میں بچھوا دیا اور نوکروں کو حکم دیا کہ اُنہیں اُٹھا تے رہیں جب تک کہ بالکل خشک ہو جاویں + ملازمان نے اپنے پاؤں کے نیچے کچھ گوند لگا لیا اور تعمیل حکم میں مشغول ہوئے راجہ صاحب نے شام کے وقت جب مُہروں کو جمع کراکے وزن کیا تو کچھ کم ہوئیں عندالاستفسار نوکروں نے سنجیدگی سے بیان کیا کہ وزن کے کم ہونیکا باعث یہہ ہو کہ جب یہہ مُہریں سوک رہی تھیں تری کے بخارات نکل گئے اور وزن کم ہو گیا اس جواب کو راجہ صاحب نے معقول سمجھ کر سکوت اختیار کیا +

کارسپانڈنٹ صاحب کا یہہ بھی بیان ہو کہ ملک قطب الدین تحصیلدار کلکو کی ہمراہ مسٹر فورسائتھ صاحب کے یارقند میں جانیکی افواہ ہو معلوم نہیں کہ یہہ بات راست ہو یا دروغ +

ایلچی یارقند۔ مسٹر فورسائتھ صاحب ۱۲ اگست کو روانہ مری ہوئے اور وہاں ۵ تک ایلچی یارقند کی انتظاری میں رہینگے جو اغلب ہو ۲ ستمبر کو بمبئی میں پہنچکر ۸ کو داخل لاہور ہونگے کپتان سول صاحب بمبئی میں اُنکا استقبال کرینگے ایک روز لاہور میں رہکر فوراً روانہ آئندہ ہونگے +

راجپوتانہ۔ سُنتے ہیں کہ مہاراجہ جودھپور نے اُن طلبا کے لئے جو اُنکے علاقہ سے میو کالج میں تعلیم کے لئے آوینگے ایک مکان یعنے بورڈنگ ہوس کی تعمیر کے واسطے ۲۰۰۰۰ روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہو و نیز نوابصاحب والی ٹونک نے اسی مطلب کے لئے ۶۰۰۰ روپیہ اپنے علاقہ کے طلبا کے لئے وعدہ کیا ہو +

جاپان جب سے عیسائی اس ملک سے نکالے گئے اُس کے افسران کا یہہ کام رہا کہ لوگوں کو آزمائیں اور دریافت



کریں کہ کس فرقہ سے وہ متعلق ہیں تاکہ اُنکو جو مذہب مسیحی کے پیرو ہوں گرفتار کریں اسطور سرکار معلوم کر لیتی تھی کہ کتنے اشخاص مذہب مسیحی کے معتقد تھے خواہ اُنکو سزا دیجاتی یا نہ ۔ ۲۶ مئی کو تمام سلطنت میں ایک حکم جاری ہوا کہ تمام افسر لوگوں کو دینی معاملات میں تکرار کرنے اور سوال کرنے سے باز رہیں اور اُن اشخاص کو جو مذہب مسیحی کے اشتباہ میں ماخوذ ہیں آزاد کر دیا جائے اور دینی آزادگی دیجاوے ✤

دخترکشی:- ایک سخت خوفناک بات ہے لیکن ہندوستان میں بچوں کے نکالدینے کا ایک طریقہ مروج ہے جو بے رحمی میں اُنکی ہلاکت سے بھی زیادہ ہے احاطہ بمبئی میں چھوٹی لڑکیوں کی شادی ایک اپنے معبود کے ساتھ کر دیتے ہیں جس سے وہ نہایت فاحشہ ہو جاتی ہیں وے اُس بت کے متصل اپنی سکونت اختیار کر کے ہر ایک سے جو وہاں پرستش کے لئے آتے ہیں فعل بد کی مرتکب ہوتی ہیں اور جو روپیہ وے کماتی ہیں پوجاری کا حق ہوتا ہے کوئی شخص اسبات کو خیال نہ کریگا کہ خود شیطان میں بھی یہہ جرات تھی کہ انسان سے ایسی عبادت کرائے جسمیں بدکاری راستبازی سمجھی جائے لیکن ہندوستان میں یہہ بات بطور دین کے مانی جاتی ہے ایک دفعہ ایک لڑکی کی جو مشن اسکول میں پڑھتی تھی ایک بت سے شادی کی گئی ایسا ہی احاطہ مدراس میں دو لڑکیوں کی شادی ہوئی افسوس کی بات ہے کہ گورنمنٹ مدراس نے اس جرم کو اپنے فیصلہ میں جایز رکھا اُمید ہے کہ یہہ بیان غلط ہوگا ایسے فعل کی منظوری خدا کا غضب زمین پر لاویگی ✤

کتب فاحشہ۔ انڈین مرر میں گندی کتابوں کا جو ہندوستان میں مروج ہیں برابر مذکور ہوتا ہے یہہ ایک واجبی امر ہے ایک پرچہ میں ایک بنگالی کتاب ودیاسندر نامی کی شکایت درج تھی جو کلکتہ میں بہت ہی مشہور ہے ہماری رائے میں صاحب مرر علاوہ شکایت کے اور کچھ انتظام بھی کر سکتے ہیں کیونکہ ایسی کتابوں کی نسبت قانون میں صاف لکھا ہے کہ جو شخص ایسی بد کتاب یا رسالہ جو خلاف تہذیب ہو فروخت کرے یا بانٹے یا ایک جگہ سے دوسری جگہہ کو تجارت کے لئے لیجاوے یا عوام الناس کو علانیہ دکھلائے تو وہ سخت سزا پاویگا۔ اسبات میں شک نہیں کہ تھوڑے لوگوں کو سزا دینے سے بہتر کامل اثر پیدا ہوگا سب سے عمدہ تجویز یہہ ہے کہ منتظمان مرر اُن اشخاص کو جو اس امر کے مرتکب ہوتے ہیں عدالت میں پیش کر دیں ✤

سرحدی خبریں

کارسپانڈنٹ پبلک اوپنین کابل سے رقمطراز ہے کہ شہر میں بباعث بیماری امیر صاحب کے بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے بعض بدنہادوں نے ہنگامہ برپا کرنیکی نیت سے مشہور کر دیا کہ امیر صاحب مرگئے ہیں امیر صاحب نے اس خبر کو سنکر حکم دیا کہ ایک دربار کیا جائے اور ایسی جھوٹھی افواہوں کے رد کرنے کے لئے کوشش کیجائے اگرچہ آپ بیمار تھے تو بھی دربار میں شامل ہوئے اب بالکل امن ہے ✤

بلخ سے خبر ہے کہ مابین محمد اسحاق خان اور نائب علم خان حاکم ترکستان کے لڑائی ہوئی جسمیں نائب علم خان نے شکست کھائی اور بہت سے اُسکے پیرو اسیر کئے گئے

زرقہ کاکا خیل خاندان خیبر سے جو پشاور کی نواح کے پہاڑیوں میں سکونت رکھتے ہیں اور جو اُن سوداگروں سے جو درہ خیبر میں سے ہوکر کابل کو جایا کرتے تھے نیک سلوکی کے لئے مشہور تھے اور کبھی اُنکو تکلیف نہیں دیتے تھے اب سُنتے ہیں کہ زرقہ مذکور کے لوگوں نے ایک گروہ سوداگروں پر جو خیبر میں سے جارہے تھے حملہ کر کے کئی ایک کو مار ڈالا اور بعض کو مع مال کے اسیر کر لیا ✤

خلاصہ تار برقی از ۲۷ - تا ۲ - اگست سنہ ۸۶ء

انگلستان۔ پرنس وکٹر مقام ترُودل میں نہا رہے تھے بمشکل ڈوبنے سے بچے ایک فرانسیسی ملاح نے اُنکو بچایا۔ انڈر سکرٹری نے پارلیمنٹ میں حساب مالگذاری پیش کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تین کرور روپیہ کی بچت نہایت مارچ سنہ ۸۶ء میں ہوئی یہہ بچت سب سے زیادہ ہوئی جس عرصہ کہ تجارت چین جاری ہوئی اور سنہ ۸۵ء کے اخیر میں بچت ہیں دس لاکھ پچاس ہزار روپیہ کی ہوئی اور خیال ہے کہ سال آیندہ کے اخیر میں آمد و خرچ کی مساوات رہیگی کرام ۲۸۹۰۰۰۰۰ ۵م اور ۲۸۰۰۶۶۰۰۰۰م یہہ کمی بچت باعث موقوفی انکم ٹیکس کے سمجھی جاتی ہے اور تفاوت آمد و محصول مقابلہ ذیل سے معلوم ہوتی ہے کہ ہر فرد رعایائے ہند کو قریب پونے دو روپیہ دینا پڑتا ہے اور ہر فرد انگریز کو قریب ستہ کے دینا پڑتا ہے اور فاسٹ صاحب کی یہہ رائے ہے کہ انتظام سرکار تا حال کمال کفایت سے ظہور نہیں دکھاتا جب تک کہ اُسکی ترقی کا مدار انکم ٹیکس پر رہے

ہسپانیہ۔ مقام برگاس میں کارلسٹوں نے شکست فاش پائی اُنکا شمارہ ۲ ہزار تھا اور سرکار ۹۰ ہزار فوج بھرتی کر دی ہے کارلسٹوں کا دعویٰ ہے کہ ہم نے مقام برگاس میں فتح پائی سرکار کی طرف سے مقام بلباؤ کو امداد بھیجی گئی حکام بلباؤ نے حکم دیا ہے کہ غیر اقوام کے جہاز فوراً وہاں سے روانہ ہو جاویں

فرانس میں لوگ بنٹ کے زیارت بہت رجوع کر رہے ہیں بالخصوص رومن کاتھلک فرقہ کے عیسائی سنت مارک کی زیارت گاہ کو جاتے ہیں ✤

ترکی۔ تذکرہ واسطے اتحاد عہد مابین ایران و روم در پیش ہے ✤

نظرِ ثانی فی کتاب صیانت الانسان

حصہ سوم

فصل اول

اثباتِ تحریف انجیل کے جواب میں

حافظ صاحب انجیل کی تحریف کے ثبوت میں کئی ایک خام دلیلیں پیش کر کمالِ زحمت وازروئے فخریوں سخن طراز ہیں کہ ہم نے عیسائیوں کی وہ سندات جو اُنہوں نے انجیل کی غیر تحریف ہونیکے باب میں پیش کیں کاغذ بادی کی طرح اس اسلوب سے جسکا بیان احاطہ تحریر سے باہر ہے اُڑا دیں بلکہ اُنکا گمان ہے کہ اِس مباحثہ کا فیصلہ بیان بھی ہو چکا اور عیسائیوں کے پاس انجیل کی غیر تحریف ہونے کے باب میں اور کوئی ایسی دلیل نہیں ہے جسے وہ پیش کر سکیں اور شاید حافظ صاحب بجائے خود یہ بھی خیال کرتے ہونگے کہ ہمیں اُن تعیناتِ کے جو ہم نے اور مولوی رحمت اللہ صاحب وغیرہ مولوی عین حسن صاحب اور ڈاکٹر رحیم خانصاحب وغیرہ نے کیں ہیں دین عیسوی میں خلل ڈالدیا ہے اور اگر چند سے یوں ہی رہا تو اُمید قوی ہے کہ مذہب عیسوی میں یہ خلل پڑیگا کہ قلیل زحمت میں روئے زمین سے نیست و نابود ہو جاویگا لیکن ناظرین منصف مزاج بخوبی جانتے ہیں کہ اِس دام تزویر سے کیا ہو سکتا ہے اب صاحبان سلیم العقل و دقیقہ رس کی خدمت میں یہ التماس ہے کہ دین عیسوی کو جاری ہوئے اٹھارہ سو سال سے زیادہ ہو چکے ہیں اور باوجودیکہ کئی ایک عالموں نے جو کہ قبرستان صاحبوں کے صدا ور ہ کے لئے اور مہیں ہیں اسکی خرابی پر کمر باندھی منزل بر کنار سوائے ترقی اور افزونی کے اور کوئی نتیجہ آج تک نہ ہوا بلکہ جتنا اُنہوں نے اسکی بیخ کنی کے لئے مداوات اور تردد کیا اُسی قدر یہ اساس اور ترقی پذیر ہوا چنانچہ آجکل بھی یہی حال ہے دیکھئے جزیرہ میدا گاسکر کے باشندے جو کہ حبش کی مشرق کی جانب واقع ہے تھوڑے ہی دن ہوئے کہ بُت پرستی میں مبتلا تھے لیکن اب قریباً کل جزیرہ مذکور میں دین عیسوی رائج ہو گیا ہے اور بحر الکاہل کے اکثر جزیرے اسی مذہب کے پیرو ہوتے جاتے ہیں چین اور جاپان میں انجیل کی منادی بکثرت ہو رہی ہے اور ان ملکوں کے باشندے اس مذہب کے اصولوں اور عقیدوں کے معتقد ہوتے جاتے ہیں اور ہندوستان کے دکھن کی طرف میں بھی عیسیٰ ہی کا کلمہ ورد زبان خلق ہے اور شمال کی طرف کی یہ خبر ہے کہ ہر ایک گاؤں کے لوگوں نے بُت پرستی سے دست بردار ہو کر دین عیسوی اختیار کیا ہے حبش اور سرپا اور ملک فارس میں بھی محمدیوں کے درمیان انجیل کی تاثیر ہونے لگی ہے شاید اُن ملکوں کے باشندوں تک حافظ ولی اللہ صاحب کی علمیت کی شہرت کی خبر نہیں پہنچی ہوگی لازم ہے کہ وہ اپنی کتابوں کا ترجمہ اُنہی زبانوں میں کر کے اُن بیچاروں کی خدمت میں ارسال کریں تاکہ وہ بھی اِس امر سے آگاہ ہو جائیں کہ حافظ صاحب نے تو انجیل کو قطعاً غیر معتبر ٹھہرا دیا ہے اب وہ دلایل جو حافظ صاحب نے انجیل کے محرف ہونے کے باب میں پیش کیں بامید انصاف ہدیہ ناظرین ہیں یہ بات قابل تحریر اور یاد رکھنے کے لایق ہے کہ لفظ محرف کے معنے کسی چیز کی اصلیت میں فرق اور خلل ڈالکر دیگر گونہ زیب اور آرایش دینا ہے۔ دلیل اوّل۔ حافظ صاحب کی تعینین کے صفحہ اول میں یوں زیب قلم ہے کہ عیسائی انجیل کی تحریف ہونے کے قایل اور اقراری ہیں اور خاص و عام کو معلوم ہے کہ پادری صاحب مذکور (یعنے فنڈر صاحب) نے کسطرح محرف ہونا انجیل مروجہ کا اقرار صاف کیا ہے جناب من گستاخی معاف آپ یہ فرمائیے کہ پادری فنڈر صاحب نے اپنی کونسی کتاب میں اناجیل مروجہ کے محرف ہونے کا اقرار کیا ہے۔ خیر۔ معلوم ہوا کہ آپ عالم رویا کی بھی باتوں کو اپنے فخر کی ایک خبر اعظم سمجھتے ہیں ناظرین جانتے ہیں کہ کاٹھ کی ہنڈیا کب تک چولہے پر چڑھیگی ایک نہ ایک دن جلکر خاک سیاہ ہو جاویگی اور پادری فنڈر صاحب سے ایسے امر کا ظہور میں آنا جملہ مشکلات سے ہے اور اسکا تو آپکو اختیار ہے کہ جسے چاہو متہم بنا دو۔ خیر جو چاہو سو کرو مگر بقول سعدی آنرا کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک۔ ہمیں آپکی ان باتوں کا کیا ڈر ہے۔ دلیل دوئم۔ حافظ صاحب کی تعینین کے صفحہ ۲۲ میں یوں درج ہے۔ ہمارے اہل اسلام نے تحریف کی دلایل ایسی پیش کیں کہ بجز اقرار کے کسی سے جواب نہ ہوا خیر ہم کسی کی زبان تو پکڑ سکتے نہیں جو کچھ جنکے جی میں آئے سو کہے مگر یقین ہے کہ کسی نے مسیح کے معتقدوں میں سے ایسی حرکت ناشایستہ کی جرات نہ کی ہوگی اور اہل خرد پر عیاں ہے کہ بہت سے شخص ایسے ہیں جو صرف خیالی پلاؤ پکا کر مزے اُڑایا کرتے ہیں اور اگر حافظ صاحب کو بھی اُنہیں کے زمرہ میں شمار کیا جائے تو کچھ تعجب کی بات نہیں لیکن ہمیں ان باتوں سے کیا اپنے مطلب سے کام ہے دیکھئے دین عیسوی کے بڑے بڑے معترضوں مثلاً رینان Renan، نیومن Newman، اور پارکر Parker، اور امرسن Emerson، سترادس Strauss، اور باور Baur، اور ایوالڈ Ewald، اور ایچ ہورن Eichorn، اور ڈی ویٹ DeWette، اور ہلگین فیلڈ Hilgenfeld، وغیرہ نے بھی (جنکی علمیت اور صایب رائے کے سامنے حافظ ولی اللہ صاحب اور تھامسن بین صاحب کی کیا حقیقت ہے اور کونسے شمار اور قطار میں ہیں اور جنھوں نے دین عیسوی کے خاص خاص تعلیمات کو بجائے خود بھی رد کیا ہے بیرون از حد بیان ہے) انجیل کے محرف ہونیکا دعویٰ ہرگز نہیں کیا بلکہ اور کوئی شخص بھی جسے اُسکی اصلیت سے ذرہ بھی واقفیت ہے اور علم تاریخ سے بخوبی بہرہ مند اور کامیاب ہے ہرگز اسکے محرف ہونیکا دعویٰ نہ کریگا مگر حافظ صاحب جو ایک کتاب مثلاً اعجاز عیسوی و استفسار کو پکڑ کر لاہور میں بڑے عالم بن اپنی لیاقت پر فخر کرتے ہیں چہ خوش و چرا نباشد

شایان خرد و زیبائے عقل یہی ہے گیا در کھیں کہ ایک نہ
ایک دن حضرت کی کل کھل جائیگی۔ دلیل سوئم حضرت
کی تصنیف کے صفحہ ۷۰ میں یوں تحریر ہے کہ قاعدہ عقل
یہہ ہے کہ جن لوگوں نے خبر بیان کی ہے یا لکھی ہے انہوں
نے بچشم خود دیکھی ہو یا ایسے لوگوں سے سُنی ہو کہ جنہوں نے
بچشم خود دیکھی ہو اور اگر اُنہوں نے بھی بچشم خود نہ دیکھی ہو
صرف اور لوگوں سے سُنی ہو تو وہ بموجب سند روایت
کے اُس خبر کو اُن لوگوں تک پہنچا دیں کہ جنہوں نے
بچشم خود دیکھی ہو۔ بر ضمیر منیر شائقین انصاف آئین و
محققین حق پسند اظہر من الشمس ہے کہ اگرچہ یہہ دستور العمل
یعنے قاعدہ عقل حافظ صاحب کا جو فی الحقیقت درست اور
عین صواب ہے اناجیل مروجہ پر لگایا جاوے تو کچھ شک
نہیں کہ معتبر ٹھہریں مگر جائے تعجب اور افسوس ہے کہ حضرت
اپنے ہی قاعدہ کے مانند پابند نہ ہو کر اپنی تصنیف کی ۱۲ و ۱۳
صفحہ پر یوں لب بسخن آشنا ہوئے ہیں کہ انجیل کے دیکھنے سے
یہہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ مطلب جسکو مصنف لکھتا ہے اُس کا
وقوع کس نے بچشم خود دیکھا اور کس نے کسی سے کہا اور کس
نے لکھا اور وہ راوی ثقہ تھے یا کیسے تھے اور اُسکی طرز تحریر
ایسی ہے جیسی الف لیلہ کی بلکہ الف لیلہ میں ایک بات زیادہ
ہے کہ مصنف کا نام تو ہے اُن میں مصنف کا نام بھی نہیں
اگرچہ انجیل کے سر ورق پر اُن شاگردوں کے نام لکھے
ہوئے ہیں کہ جنکے نام سے وہ کتابیں مشہور ہیں لیکن اس
سے یہہ نہیں ثابت ہوتا کہ یہہ اناجیل انکی تصنیف ہیں جناب
من اگر آپکو معلوم نہیں کہ کس نے ان واقعات کو بچشم خود
دیکھا اور کس نے کس سے کہا تو ہم آپکو اگر ذرہ تعصب سے
کنارہ کشی کر متوجہ ہو دیں ساحل مراد تک پہنچا دیتے ہیں
اِن واقعات کے دیکھنے والے یوحنا اور متی ہیں اور سُننے والے
لوقا اور مرقس۔ جو دونوں یعنے یوحنا اور متی نے بچشم خود
دیکھا یقین ہے ہمارے فائدہ کے لئے حوالہ قلم کر دیا اور جو لوقا
اور مرقس نے شاگردوں سے سُنا وہی بے کم و کاست زیب
صفحہ قرطاس کیا اب آپ فرمایئے کہ راویوں کے نام معلوم
ہونے سے آپکا کیا ہیچ حالانکہ اعمال کی کتاب میں راویوں
اور مصنفوں کا حال بخوبی مرقوم ہے اور جابجا خطوط میں بھی
ایسے اکثر ذکر پائے جاتے ہیں جن سے صاف صاف عیاں
ہو سکتا ہے کہ مرقس اور لوقا مسیح کے شاگردوں کے خاص الخاص
رفیق تھے پس جب ایسے شخصوں نے مسیح کی تواریخ لکھی ہے تو
ازروئے فرض بھی کہنا محال ہے کہ اُنہوں نے صراط مستقیم
سے منحرف ہو کر غیر صحیح اور جھوٹھی باتیں اپنی تصنیفات میں
لکھدیں بالفرض اگر بقول حافظ صاحب یوں ہی ہوا ہے تو
کس نے شاگرد اور یہودی جو اُسوقت موجود اور مسیح کے
قولوں اور افعالوں کے عینی گواہ تھے اُنکے سد راہ ہوئے
اب محققین حق پسند کی خدمت میں یہہ التماس ہے کہ دیکھئے
کہ لوقا نے اپنی کتاب کے شروع میں یوں صاف صاف
کہہ بھی دیا ہے قول لوقا۔ حالانکہ بہتوں نے اختیار کیا کہ اُن
خبروں کو جو ہمارے درمیان واقع ہوئیں بیان کریں
جیسا کہ اُنہوں نے جو شروع سے دیکھنیوالے اور کلام کے
خادم تھے اُنہوں نے ہمکو سونپا میں نے بھی مناسب جانا
کہ سب کو سرے سے بکوشش دریافت کر کے تیرے لئے
اے فاضل تھیوفلس ترتیب سے لکھوں۔ ان آیتوں سے
بخوبی اظہر ہے کہ وہ واقعات جن کو لوقا نے ترتیب دیکر لکھا ہے وہ
بجا وقوع میں آنا اُس ملک کے خرد و بزرگ پر ثابت ہو چکا
تھا۔ حقیقت میں وے وقوع میں آئے ہیں تا کہ بطور مسلمانوں
کے محدثوں کی سُنی سنائی باتیں سو دو سو برس کے بعد تحریر
ہو کر حدیثوں کے نام سے مشہور ہو گئیں حضرت سلامت لوقا
تو خود اُس عہد کے اور شاگردوں کے جو اُن واقعات سے
عینی گواہ ہیں خاص الخاص رفیق تھے پس ایسے ایسے شخص
کو جنہوں نے وہ تقریرات جو دین عیسوی کے پیرووں اور دشمنوں
کے درمیان ہوئیں کسی بطور قرار دیکر متہم بدروغ کرنا بعید از
عقل ہے اور محققین جانتے ہیں کہ آپکی ان حرکات سے دین
عیسوی میں کچھ خلل نہ پڑیگا اور ناظرین بھی اس بات کو
خوب سمجھتے ہیں کہ ہر کہ تنگ آید بجنگ آید پس آپکا انکار
بھی کہ من مانے لڈو توڑو۔ دلیل چہارم حضرت اپنی تصنیف
کے ۱۰۰ صفحہ پر یوں ترقیم کرتے ہیں۔ کہ یہہ عبارت اُسکی ۔
یعنے لوقا کی ہے کہ میں نے خود تحقیقات کی صاف دلیل ہونیکا
لوقا پر دلالت کرتی ہے کیا اچھے کہ جب سامنے دیکھنیوالوں
کی زبان سے سُن لیا تو وہاں تحقیقات کی کیا ضرورت
ہے اسکا مطلب کچھ اپنے ٹھہرانے کا ہو گا بھلا صاحب کبھی
سب طرح کی نئی باتوں سے کسی کا طوطا بولا اور کام نکلا ہے
آپ تو بفضل الہی دانا اور بینا ہیں معاذ اللہ پھر جو ایسے الفاظ
کہ اسکا مطلب کچھ ٹھہرانے کا ہو گا زبان پر لاؤ تو نہ ہی عقل
ہے شایان خرد تو یہہ تھا کہ کسی دلیل کے ساتھ منہ سے نکالتے
یقین تو یہہ ہے کہ حضرت نے غلطی کھا کر بجائے اپنے محدثوں
کے سینٹ لوقا کا نام لکھدیا ہے یا یہہ کہ جب ایسی کوئی دلیل
ہاتھ نہ آئی کہ جس سے لوقا کی انجیل غیر معتبر ٹھہرتی ہے ایسا
خیال کر کہ آٹا تو نہیں دلیا ہی سہی جو کچھ دل میں آیا سو کہہ دیا
گو ناظرین جانتے ہیں کہ ان باتوں سے سوائے خاک چھاننے
کے اور کچھ حاصل نہ ہو گا۔ دلیل پنجم حافظ صاحب اپنی تصنیف
کے ۱۲ صفحہ پر یوں فرماتے ہیں کہ پہلے انجیل سے تو صاف
ظاہر ہے کہ یہہ انجیل تو متی کی ترتیب کی ہوئی ہے ورنہ اُسکی
بیان کی ہوئی ہے دلیل اسکی یہہ ہے کہ انجیل متی کے
باب ۹ درس ۹ میں لکھا ہے پھر جب یسوع وہاں سے
آگے بڑھا تو متی نامے ایک شخص کو محصول کی چوکی پر
بیٹھے دیکھا اُسے کہا کہ میرے پیچھے آ وہ اُٹھ کے اُسکے پیچھے
چلا۔ انتہی۔ ظاہر ہے کہ یہہ وہی متی ہے جسکے نام سے یہہ انجیل
مشہور ہے اگر اسکی تصنیف ہوتی تو یہہ اپنے آپکو خود ایسے
طور پر لکھتا کہ جیسا محاورہ ہے مثلاً مجھ کو یا مجھ متی کو دیکھا
نہ یہہ کہ ایک شخص کو دیکھا جسکا نام متی تھا اگر متی نے اپنا

نام بطریق محاورہ نہیں لکھا تو اس سے حافظ صاحب کا کیا نقصان ہو کیا شکر اپنا نام اس طور پر کہ جسمیں متی نے اپنا نام لکھا ہو نہیں لکھ سکتا ہو دیکھئے موسیٰ نے بھی اپنا نام توریت اور خروج کے باب دوم و سوم وغیرہ مقامات میں بصیغہ غایب یعنے متی کے طریق پر لکھا ہو اور تیمر جاودنے بھی اس امر کے یورپ کے تمام عالم گواہ ہیں اپنی جنگی تواریخ میں ابتدا سے انتہا تک اپنے نام لکھنے کے لئے یہی طریق جایز رکھا ہو اور پھر زحافظ صاحب بخوبی جانتے ہیں کہ قرآن کا بھی یہی حال ہو کیونکہ محمد صاحب نے اسمیں اپنا نام اس طور پر لکھا ہو کہ جس سے صاف عیاں ہو سکتا ہو کہ مصنف قرآن کوئی اور ہو اور سند اسکی یہہ ہو کیف یھدی اللہ قوما کفروا بعد ایمانہم و شہدوا ان الرسول حق جاءھم البینات کیونکر ہدایت کرے اللہ اُس کام کو کہ کافر ہوئے پیچ ایمان اپنے کے اور گواہی دی یہہ کہ رسول سچ ہو اور آئیں اُن کے پاس دلیلیں۔ مثال دویم وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل یعنی محمد کہ پیغمبر تحقیق گذرے پہلے اُس سے پیغمبر مناسب تھا کہ بجائے رسول اور ہیں محمد کے ہیں رسول اور ہیں میں محمد لکھتا مگر بقول حافظ صاحب مصنف اُس کے محمد صاحب ہیں اس لئے یہہ اعتراض حضرت کا اُنکے حضرت پر بھی عاید ہوا اگر وہ کہیں کہ مصنف اسکا خدا ہو تو حضرت نے دمتی اور حضرت تو بر کنار رہے) خدا کو بھی گردانا کیونکہ قرآن میں ہر جگہ خدا کا بھی نام طریق متنازعہ ہی کے طور پر لکھا ہو چنانچہ سورہ محمد و بسم اللہ وغیرہ اس امر کی شہادت دیتی ہیں چنانچہ مثالیں بھی پیش کیجاتی ہیں ان اللہ یھدی القوم الظلمین تحقیق اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم ظالم کو من اللہ حکما لقوم یوقنون کون شخص بہتر اللہ سے حکم میں واسطے اُس قوم کے کہ یقین لاتے ہیں واللہ اسمع علیم اللہ کثیر ومالا ہو جانیو اللہ وغیرہ پس حضرت کے اس قرآن سے ثابت ہوا کہ قرآن نہ تو محمد صاحب کی تصنیف ہو

اور نہ خدا اُسکا مصنف ہو اب ناظرین کی خدمت میں اُمید انصاف کے بعد یہہ التماس ہو کہ بقیہ اسکا ہفتہ آیندہ میں نذر کیا جائیگا ✢

دین عیسوی کی ترقی

فی زمانا جب ہم اپنے ہموطن اہل ہند کی موجودہ حالت پر سرسری نظر بھی ڈالتے ہیں تو صاف ظاہر ہوتا ہو کہ مغربی علوم مغربی خیالات مغربی اوضاع و اطوار نے بکچھ ان لوگوں کے درمیان میں رواج پالیا ہو اور روز بروز ترقی پر ہو۔ سالیانہ فہرست پاس شدگان امتحان داخلہ ایف اے و نیز رپورٹ ہائے محکمہ تعلیم وغیرہ ناطق ہو۔ ہر ایک شخص اب ہر ایک چیز کی نسبت کچھ کچھ بول سکتا ہو اور اُسکے حسن و قبح میں بحسب فہم اپنے دیکھتا ہو اکثر کم و بیش لباس میں کھانے پینے میں طرز تحریر و تقریر میں نشست و برخاست میں ایک مذہب قوم کی پیروی نظر آرہی ہو یہہ سب کچھ تو ہو لیکن یہہ امر تفتیش طلب ہو کہ آیا علم دین جسپر کل آل انسان موقوف ہو وہ بھی کچھ ترقی پر ہو کہ نہیں ہماری رائے میں اُسکی بنیاد کل ہند میں مضبوط ہوتی جاتی ہو اور دن بدن آثار ترقی نمایاں ہیں۔ ہر ایک شخص کو جو علماؤں کی محفل میں بیٹھا اُنکی باتیں سُنتا ہو کسیقدر نیک و بد کی تمیز حاصل ہوتی جاتی ہو اور صدق و بطلان اصول و عقاید مذاہب کا کسیقدر دلوں پر روشن ہوتا جاتا ہو۔ آگے علم منقول و دلیل مانتے تھے اب محبت سے طلب کرتے ہیں۔ آگے تیوہاروں کو اعتقاداً مانتے تھے اب صرف تعلیماً وقت پورا کر چھوڑتے ہیں اور اول تسلط انگلشیہ میں عیسائیوں سے بہت متنفر تھے اور اُنکی کتابیں جلانے اور برباد کرنے میں از حد مستعد۔ مذہبی گفتگو بر طاق عیسائیوں سے دنیوی بات چیت کے بھی روادار نہ تھے اب اُنکے دل تعصب کا جلوہ راستی کا پردہ کھنچے ہیں وہ زور و شور نہیں رہا اور اُسکی جگہ میں حضرت انصاف کچھ کچھ اپنی تاثیر دکھانے لگا ہو اکثر اشخاص کا خیال اپنے آبائی مذہب کی طرف جیسا آگے تھا ویسا نہیں رہا۔ ملی درجہ کے لوگ جنکو اپنی ما یحتاج کی چنداں فکر نہیں ہو بسبب حصول علم و تمیز و صحبت عالمان دین مسیحی و سیر کتب وغیرہ دین عیسوی کی صداقت کو دل میں جگہ دے چکے ہیں اور حقیقت میں اس مذہب کو اچھا سمجھتے ہیں عیسائیوں کا سا طریق صحبت اختیار کر نشست و برخاست خوراک و پوشاک میں اُن کی تقلید کرنا بلکہ اُنکے ساتھ شریک ہو جانا بُرا نہ جاننا اس امر کا مصداق ہو صرف ظاہری خوف یعنے گھر بار سے الگ ہونا برادری سے علیحدہ ہونا دنیوی عزت اور فخر خاندانی قایم نہ رہنا اُنکی سدراہ ہو اور سچ ہو کہ یہہ جرات و دلیری بجز خدا کے فضل اور کامل اعتقاد کے حاصل نہیں ہوتی متوسط لوگ یعنے جو نہ چنداں غریب اور نہ کچھ امیر ہیں سوا خوف برادری اختلاف مسایل عیسوی بھی کسیقدر اُنکے کھٹکے میں سرد رہت ہونگے اُنمیں شاید مسئلہ تثلیث وہ سمجھتے ہیں کہ ہم آگے بہت اوتاروں کو مانتے تھے اور جب مسیح بھی اوتار کے موافق سمجھا گیا تو فرق کیا ہوا وہی پرانا کھٹکا باقی رہا البتہ اسقدر واقف ہو گئے ہیں کہ ایک مذہب کی بے بنیاد و خیالی باتوں کو باطل اور امر راست کو درست سمجھنے لگ گئے ہیں اور بعض اُن میں سے تبدیلی مذہب کی عار بھی دل سے اُٹھا چکے ہیں ادنیٰ درجے یعنے غریب لوگوں کا اگر حال پوچھو تو شب و روز کی محنت اور فکر معاش سے اُنکو اسقدر فرصت نہیں ہوتی کہ خود اپنے آبائی مذہب سے بھی واقفیت حاصل کریں۔ مسیحی مذہب یکطرف۔ وہ اسقدر جاہل ہیں کہ اُن کے بیان جاکر خواہ کتنا ہی کلام الٰہی اُنکو سنا دیا سمجھا دو ان تو ہی سب گزرہ کار ستگیری نہیں اور اگر شاید کہیں رادردہ مسنونہ لے بھی اکثر بولتے اندھے لولے ملاں لوگ جو محنت کے قابل نہیں ہونگے تو وہی سمجھ میں نہیں آئیگا گو حال میں یہہ حال ہو مگر عموماً ہماری رائے میں ترقی ہو رہی ہو ترقی علم تبدیلی خیالات ترک تعصب عیسائیوں سے میل جول بیٹھنا اور اُنسے چنداں نفرت نکرنا دستوں کا ثبوت ہو اس عیسائی مذہب کی راستبازی اور توبہ وغیرہ کی بنیاد ابھی کلی تاثیر نہیں ہوتی گو تمام داخل ترقی ہو اور اس تقریر سے ثابت ہو کہ گو مسیحی دینداری خاطر خواہ ترقی پر نہیں ہو مگر مسیحی تہذیب کی ترقی میں کچھ شبہ نہیں اور گو گناہ کا اقرار کرنا اُس سے توبہ کرنا مسیح پر ایمان لانا اور اُسکو اپنا کفارہ سمجھنا ابھی عام کے خیال میں نہیں آیا مگر یہہ بھی اُن سب سے جو اب یہہ ہو کہ۔۔۔ کہ اس امر میں مصروف ہونا چاہئے بلکہ شب و روز اس ملک کی خیر خواہی کے لئے فکر و دعا مانگنی چاہئے کہ خداوند خدا اپنے سچے وعدہ کے بموجب ان کو ئی ہوئی بھیڑوں کو جلد اپنی طرف ہانکے تاکہ ہم اُسکا جلال

مطبع امریکن مشن لودیانہ باہتمام پادری ای وبری صاحب چھپا